

دانیال کی کتاب - نمبر ایک سو انتالیس

دانیال 11:40 کی جدید سیاسی حقائق کے ساتھ نبوی مطابقت: آخری صدر کے راز کی گرہ کشائی

Jeff Pippenger

2024-03-16

ہم دانیال باب گیارہ، آیت چالیس کی مطابقت اسی باب کی آیات ایک اور دو کے ساتھ زیر غور لا رہے ہیں۔ آیت ایک 1989 میں وقتِ اختتام کی نشاندہی کرتی ہے، اور آیت چالیس بھی 1989 میں وقتِ اختتام کی نشاندہی کرتی ہے، جب سوویت یونین کا انہدام ہوا، جس کی نمائندگی 9 نومبر 1989 کو برلن کی دیوار کے گرائے جانے سے ہوتی ہے۔

دوسری آیت 1989 کے بعد ریاستہائے متحدہ امریکہ کے چھٹے صدر کو تمام صدور میں سب سے دولت مند قرار دیتی ہے، اور یوں ڈونلڈ ٹرمپ کی نشاندہی کرتی ہے۔ ایسا کرتے ہوئے یہ بتاتی ہے کہ ٹرمپ پورے یونان کو "ابھار دے گا"، جو تیسری آیت میں سکندر اعظم کی یونانی سلطنت تھی۔ تیسری اور چوتھی آیات کی یونانی سلطنت دانی ایل باب گیارہ میں ایک عالمگیر سلطنت کی علامت ہے۔

ولیم ملرنے یہ فقرہ وضع کیا: 'تاریخ اور پیش گوئی باہم متفق ہیں'، اور ڈونلڈ ٹرمپ کا تاریخی ریکارڈ اس بات کا ناقابل تردید ثبوت فراہم کرتا ہے کہ وہ نہ صرف ریاست ہائے متحدہ کے گزشتہ آٹھ صدور میں سب سے امیر تھے بلکہ یہ بھی کہ ریاست ہائے متحدہ کے عالمگیریت پسند اور پوری دنیا ڈونلڈ ٹرمپ سے ایسی بے منطق نفرت کرتے ہیں کہ بہت سے لوگ اسے دیوانگی قرار دیتے ہیں۔

1989 سے شروع ہونے والے آخری آٹھ صدور میں سے پہلا، متعدد طریقوں سے واضح طور پر ٹرمپ کا نمونہ تھا، یوں اس بات کی تائید ہوئی کہ آیت دو میں مذکور چھٹا صدر بالآخر آٹھواں اور آخری صدر ہوگا۔ ریگن، آٹھ کے سلسلے کا پہلا ہونے کے ناطے، آٹھویں اور آخری کا نمونہ ٹھہرتا ہے، کیونکہ یسوع ہمیشہ کسی چیز کے انجام کو اس کی ابتدا سے واضح کرتا ہے۔

1989 میں وقتِ اختتام کے صدر رونلڈ ریگن کی گواہی نبوی طور پر اس صدر کی نمائندگی کرتی ہے جو آٹھ صدور میں آخری ہوگا۔ ریگن کے بعد سات صدور ہوں گے، کیونکہ جلد آنے والے اتوار کے قانون کے وقت ریاست ہائے متحدہ بائبل کی نبوت کی چھٹی بادشاہی کے طور پر ختم ہو جائے گی، اور اس اتوار کے قانون تک پہنچنے سے پہلے ریاست ہائے متحدہ درندہ کی شبیہ بنائے گی، اور وہ درندہ آٹھواں ہے، اور انہی سات میں سے ہے۔ 1989 میں وقتِ اختتام پر ریگن پہلے صدر تھے، اور آخری آٹھواں ہوگا، یعنی وہ آٹھواں جو سات ہی میں سے ہے۔

ریگن نے 12 جون 1987 کو مغربی برلن، جرمنی میں، برلن کی دیوار کے قریب برائنڈن برگ گیٹ پر ایک تقریر کے دوران، سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری جنرل میخائل گورباچوف سے خطاب کرتے ہوئے کہا، "سیکرٹری جنرل گورباچوف، اگر آپ امن چاہتے ہیں، اگر آپ سوویت یونین اور مشرقی یورپ کے لیے خوشحالی چاہتے ہیں، اگر آپ آزادکاری چاہتے ہیں: یہاں اس دروازے پر آئیے! مسٹر گورباچوف، اس دروازے کو کھولیں! مسٹر گورباچوف، اس دیوار کو گرا دیجیے!" گزشتہ آٹھ صدور میں سے پہلے کے اس سب سے مشہور جملے نے دو سال بعد، 9 نومبر 1989 کو، دیوار کے گرائے جانے کی تکمیل کی نشاندہی کی۔

ایسا کرتے ہوئے، دیوار گرانے پر ریگن کا زور آٹھویں صدر سے مخاطب ہوا، جو چھٹا صدر بننے کے لیے انتخاب لڑتے ہوئے اپنی مہم کو "دیوار بنانے" کے وعدے پر استوار کیے ہوئے تھا۔ آخری آٹھ صدور میں سے پہلے

دیوار گرائے جانے کا مطالبہ کیا، اور برلن کی دیوار 1989 میں، اختتام کے وقت، گرائی گئی۔ جلد آنے والے "اتوار کے قانون" کے وقت چرچ اور ریاست کی علیحدگی کی "دیوار" گرا دی جائے گی، جیسا کہ 1989 میں آغاز کے ذریعے اس کی نمائندگی ہوئی۔ اس عرصے کے وسط میں چھٹا صدر، جو عالمیت پسندوں کو برانگیختہ کرتا ہے، ایک ایسی دیوار بنانے کی کوشش کرتا ہے جسے وہ نہیں چاہتے، اور جب وہ دوبارہ سات میں سے اٹھواں صدر ہوگا، تو ایک اور "دیوار" گر جائے گی۔

اٹھ صدور میں سے پہلے صدر کی نشان دہی ایک ایسی دیوار کے گرائے جانے سے ہوتی ہے جس نے زمانہ اختتام کی نشان دہی کی تھی، جیسا کہ دانی ایل گیارہ آیت چالیس میں بیان کیا گیا ہے، اور اٹھ صدور میں سے آخری صدر کی نشان دہی ایک "دیوار" کے گرائے جانے سے ہوتی ہے جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے وقت کے خاتمے کی نشان دہی کرتی ہے، جیسا کہ دانی ایل باب گیارہ آیت اکتالیس میں بیان کیا گیا ہے۔

صدر ریگن ایک ڈیموکریٹ سے ریپبلکن بننے والے، سابق میڈیا اسٹار، اپنی واضح خطابت کے لیے معروف، گہری حس مزاح کے حامل، مالیاتی قدامت پسند رہنما تھے جنہوں نے واشنگٹن، ڈی سی کی اسٹیبلشمنٹ کے خلاف مہم چلائی۔ پھر بھی قوم کے دارالحکومت میں جمی ہوئی اسٹیبلشمنٹ (دلدل) کے خلاف اپنی پہلی مہم میں ریگن کی بیان بازی کے باوجود، انہوں نے اپنی کابینہ میں تصدیق شدہ عالمگیریت پسند سیاست دانوں کا ایسا بلند تر تناسب مقرر کیا جو اس وقت تک کے کسی بھی جدید صدر سے زیادہ تھا۔ وہ تو یہاں تک چلے گئے کہ نائب صدر کے طور پر جارج بش اول کو منتخب کیا، ایک ایسا شخص جس کی خاندانی جڑیں عالمگیریت کی تاریخ میں بہت پیچھے تک جاتی ہیں۔

ٹرمپ نے اُس اسٹیبلشمنٹ کو صاف کرنے کے وعدے پر مہم چلائی جسے وہ "دلدل" کہتے ہیں، لیکن جن لوگوں کو انہوں نے قریبی ساتھیوں کے طور پر منتخب کیا، اس حوالے سے ان کا ریکارڈ ان کی سب سے بڑی کمزوری ظاہر کرتا ہے۔ ان میں سے تقریباً سبھی لوگ اسی "دلدل" کے نمائندے تھے جس کی ٹرمپ پرزور مخالفت کرتے ہیں۔ ریگن کی طرح، ٹرمپ بھی ایک سابق ڈیموکریٹ تھے جو بعد میں ریپبلکن بنے، ایک سابق میڈیا اسٹار، خطابت کے لیے معروف، گہری حس مزاح کے حامل، اور مالیاتی طور پر قدامت پسند۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا آخری صدر اُس وقت صدر ہوگا جب ریاست ہائے متحدہ میں پاپائیت کی شبیہ (درندے کی شبیہ) قائم کی جائے گی۔ یوں 1989 سے شمار کیا گیا اٹھواں اور آخری صدر اژدہا کی قوت کے خلاف ایک جنگ میں ملوث ہوگا، کیونکہ ایک طویل اور طول پکڑنے والی جنگ ہی میں پاپائیت کو پہلے 538 میں اژدہا کی قوت نے تخت نشین کیا تھا، پھر اسی اژدہا قوت نے 1798 میں اسے تخت سے اتارا، اور وہی اژدہا قوت—جس کی نمائندگی اُن دس بادشاہوں کے ذریعے ہوتی ہے جو اپنی ساتویں بادشاہت پاپائیت کو دینے پر متفق ہوں گے—ایک بار پھر اسے تخت نشین کرے گی؛ اور بعد ازاں وہ پاپائی درندے کو اس وقت معزول کریں گے جب وہ اسے آگ سے جلائیں گے اور اس کا گوشت کھائیں گے، اور وہ اپنے انجام کو پہنچے گی اور اس کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

وہ صدر جو اٹھواں ہونے والا ہے، یعنی سات میں سے ہے، وہی صدر ہوگا جو ایک ڈریگن طاقت کے خلاف جنگ میں بھی ملوث ہوگا۔ اس جنگ کی شناخت اس وقت ہوتی ہے جب چھٹا اور سب سے امیر صدر تمام عالمگیریت پسند ڈریگن طاقتوں کو بھڑکا دیتا ہے۔ 1989 سے شروع ہونے والے آخری اٹھ صدور میں سے دو وفات پا چکے ہیں، اس طرح چھ ممکنہ صدور باقی ریتے ہیں جو ڈریگن طاقت کے خلاف ایک جنگ میں ملوث ہو سکتے ہیں۔

ان چھ میں سے چار کھلے عام اژدہائی قوت سے تقویت پانے والے عالمیت پسند ہیں۔ ان چھ میں سے ایک، جو اپنے والد کی طرح خود کو ریپبلکن کہتا ہے، مگر وہ صرف نام کا ریپبلکن ہے، اور اپنے والد کی طرح عالمیت پسند اژدہائی قوت کا نمائندہ ہے۔ چھ زندہ صدور میں سے صرف ایک واضح طور پر عالمیت

پسند نہیں ہے، اور وہی وہ صدر ہے جو عالمیت پسندوں میں کھلبلی مچا دیتا ہے۔ گزشتہ آٹھ صدور میں سے وہی واحد شخص ہے جو پاپائیت کی شبیہ کے ایک عنصر کو پورا کر سکتا ہے، اس لحاظ سے کہ وہ اڑدھائی قوت کے خلاف ایک جنگ میں ملوث ہو۔

سب سے پہلے ریپبلکن صدر نے مشہور طور پر امریکی خانہ جنگی کے حوالے سے کتاب مقدس کا ایک اقتباس پیش کیا جو اسی حقیقت پر روشنی ڈالتا ہے۔

اور یسوع نے ان کے خیالات جان کر ان سے کہا، ہر بادشاہی جو اپنے ہی خلاف منقسم ہو ویران ہو جاتی ہے؛ اور ہر شہر یا گھر جو اپنے ہی خلاف منقسم ہو قائم نہ رہ سکے گا۔ اور اگر شیطان شیطان کو نکالے، تو وہ اپنے ہی خلاف منقسم ہوا؛ پھر اس کی بادشاہی کیسے قائم رہے گی؟ اور اگر میں بیلزوب کے ذریعے بدروحیں نکالتا ہوں، تو تمہارے بیٹے انہیں کس کے ذریعے نکالتے ہیں؟ پس وہی تمہارے منصف ہوں گے۔ لیکن اگر میں روح خدا کے وسیلے بدروحیں نکالتا ہوں، تو پھر خدا کی بادشاہی تم پر آ پہنچی ہے۔ متی 12:25-28۔

اڑدے کی وہ جنگ جو یونان کی سلطنت کو بھڑکا دینے والے امیر ترین صدر کے خلاف ہے، صرف ڈونلڈ ٹرمپ اور عالمیت پسندوں کے درمیان ہی ہو سکتی ہے، کیونکہ دیگر ممکنہ پانچوں زندہ صدور امریکہ مخالف عالمیت پسند ہیں۔ جب لنکن نے پچھلی آیات کا حوالہ دیا تاکہ قوم کی تقسیم کو غلامی کے حامی اور غلامی کے مخالف دو کیمپوں میں بیان کرے، تو وہ غلامی کے حامی ڈیموکریٹس اور غلامی کے مخالف ریپبلکنز سے مخاطب تھا، اور اسی عمل میں وہ آخری دنوں کی اس جنگ کو بھی بیان کر رہا تھا جو عالمیت پسند ڈیموکریٹس کے ساتھ ہے، جسے آخری ریپبلکن صدر اپنی میگا ازم کی تحریک کے ذریعے بھڑکاتا ہے، جس کی وہ نمائندگی اور قیادت کرتا ہے۔

بطور پہلے ریپبلکن صدر، لنکن آخری ریپبلکن صدر کی مثال بنتا ہے۔ آخری صدر کی نمائندگی 1989 میں اختتام کے وقت کا ریپبلکن صدر بھی کرتا ہے۔ یہ دونوں گواہ جس صدر کی وہ مثال دے رہے ہیں، اسے ریپبلکن کے طور پر شناخت کرتے ہیں۔ 1989 میں اختتام کے وقت کا ریپبلکن صدر محض ریپبلکن نہیں تھا بلکہ وہ آخری آٹھ صدور میں پہلا تھا۔ آخری صدر کی بھی مثال پہلے صدر اور پہلے سپہ سالار اعلیٰ، جارج واشنگٹن، نے قائم کی ہوگی۔

اسی طرح واشنگٹن کی تمثیل 1776 کی نمائندگی کرنے والے دور میں پہلے صدر سے کی گئی تھی، اور وہ پہلا صدر (Randolph) Randolph ان سات اشخاص میں سے ایک تھا جنہوں نے ان آٹھ ادوار میں خدمت کی جن کی نمائندگی سات اشخاص نے کی تھی۔ رینڈولف آٹھ میں سے پہلا تھا، لہذا اس نے ریگن کی نمائندگی کی، جو آٹھ میں سے پہلا تھا، اور وہ آٹھواں تھا جو سات میں سے تھا۔ چنانچہ رینڈولف نے واشنگٹن (پہلا صدر)، لنکن (پہلا ریپبلکن صدر)، ریگن (آخری آٹھ میں پہلا صدر) اور 1989 کے بعد کے آٹھویں صدر کی نمائندگی کی، جو نبوی ضرورت کے مطابق آٹھواں ہوگا، جو سات میں سے ہوگا۔

واشنگٹن کی تمثیل جان بینکاک کے ذریعے بھی ہوتی ہے، جو اُس تاریخ میں صدر تھا جس کی نمائندگی 1789 کرتا ہے، اور جو، رینڈولف کی طرح، آٹھواں تھا، جو سات میں سے تھا۔ رینڈولف واشنگٹن کی تمثیل تھا، لہذا جب بینکاک رینڈولف کے ساتھ اس حیثیت میں مطابقت اختیار کرتا ہے کہ وہ سات میں سے آٹھواں ہے، تو بینکاک 1989 کے بعد کے آٹھویں صدر کی نمائندگی کرتا ہے، جو پیش گوئی کے تقاضے کے تحت وہی آٹھواں ہوگا، جو سات میں سے تھا۔

رینڈولف، بینکاک، واشنگٹن، لنکن اور ریگن سب آخری صدر کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان گواہوں میں سے دو ثابت کرتے ہیں کہ آخری صدر ریپبلکن ہوگا۔ دو یہ ثابت کرتے ہیں کہ آخری صدر آٹھواں ہوگا، یعنی وہ سات ہی میں سے ہوگا۔ 1989 میں زمانہ اختتام کے بعد آنے والے آٹھ صدور میں سے جو پانچ زندہ ہیں،

وہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ صرف ٹرمپ کے پاس وہ سیاسی نظریہ ہے جو اسے اژدہا طاقت کے ساتھ جنگ میں شامل ہونے کے قابل بناتا ہے۔

لنکن سے پہلے عہدہ صدارت پر جیمز بوکینن، ایک ڈیموکریٹ، فائز تھے، جنہیں دیانت دار مورخین امریکہ کی ابتدائی تاریخ کا سب سے غیر مؤثر صدر قرار دیتے ہیں، اور جن کی غیر مؤثر قیادت نے عملاً امریکی خانہ جنگی کو جنم دیا۔ لنکن کے حلف اٹھانے سے پہلے ہی جنوبی ریاستیں یونین سے علیحدگی اختیار کرنا شروع کر چکی تھیں، اور لنکن کی حلف برداری کے صرف ایک ماہ بعد پہلی گولیاں چلیں۔ بوکینن نے ایسے عوامل کو حرکت میں لایا جن کے نتیجے میں وہ جنگ چھڑی جسے لنکن کو مجبوراً نمٹانا پڑا۔

ریگن کے پیش رو جدید دور کے سب سے غیر مؤثر صدر تھے۔ کارٹر، جو ڈیموکریٹ تھے، ایران میں موجود اسلامی انتہا پسندی سے درست طور پر نمٹنے کی اپنی نااہلی کی وجہ سے امریکہ کو شرمندہ کر دیا۔

ٹرمپ سے پہلے ڈیموکریٹ اوباما تھے، جنہوں نے جان بوجھ کر ثقافتی، سیاسی اور معاشی سطح پر وہ تقسیم ڈالیں جو تب سے صرف بڑھتی گئی ہیں۔ ان کی غیر مؤثر قیادت کی مثال بوکانن اور کارٹر دونوں سے دی جا سکتی ہے، مگر جس دور میں وہ صدر تھے، اُس وقت مین اسٹریم میڈیا نے ایڈولف ہٹلر کی ریخ کی وزارتِ عوامی آگاہی و پروپیگنڈا کے متوازی اپنی صورت اختیار کرنا شروع کر دی تھی۔ امریکہ کے سماجی، سیاسی، مالی اور مذہبی اداروں پر اوباما کے حملوں کو، اُن لوگوں کے لیے جو دیکھنا نہیں چاہتے تھے، چھپا دیا گیا، اور آئین کے تحفظ کی قسم کھانے والے کے طور پر ان کی نااہلی کو بڑی احتیاط سے پوشیدہ رکھا گیا۔ ایران میں موجود انتہا پسند اسلام سے درست طور پر نمٹنے کی اپنی ناکامی کے باعث اوباما نے امریکہ کو شرمندہ کیا۔

جب ٹرمپ 2024 میں دوبارہ منتخب ہوں گے، تو 1989 میں ریگن کے بعد سے آٹھویں صدر کے طور پر، ان سے پہلے ایک عالمیت پسند، ڈریگن سے طاقت یافتہ ڈیموکریٹ ہوگا، جس نے اب تاریخ کے سب سے غیر مؤثر صدر کا تاج پہن لیا ہے، اور جس نے ایران میں موجود انتہا پسند اسلام سے نمٹنے کی اپنی کوشش میں بارہا امریکہ کو شرمندہ کیا ہے، اگرچہ جدید مرکزی دھارے کا میڈیا (جس کی مثال ریخ کی وزارتِ عوامی آگاہی اور پروپیگنڈا ہے) اس واضح حقیقت کو دفن کرنے پر کام کرتا رہتا ہے۔

جب ریگن نے عہدہ سنبھالا تو انتہا پسند اسلام سے متعلق ایک حل طلب بحران، جو ایران میں تھا، ڈیموکریٹ صدر کی طرف سے حل کیے بغیر چھوڑ دیا گیا تھا۔ ریگن نے فوراً ایسے اقدامات کیے کہ امریکہ اور انتہا پسند اسلام، جس کی نمائندگی ایران کرتا تھا، کے درمیان کشیدگی کا رخ پلٹ جائے۔ جب ٹرمپ نے عہدہ سنبھالا تو انتہا پسند اسلام سے متعلق ایک بحران، جو ایک بار پھر ایران میں تھا، نہ صرف غیر حل شدہ چھوڑا گیا تھا بلکہ ڈیموکریٹ صدر نے اسے مالی اعانت بھی دی تھی۔ ٹرمپ نے فوراً ایسے اقدامات کیے کہ امریکہ اور انتہا پسند اسلام، جس کی نمائندگی ایران کرتا تھا، کے درمیان کشیدگی کا رخ پلٹ جائے۔ موجودہ ڈیموکریٹ صدر نے ٹرمپ کی حاصل کردہ تمام پیش رفت کو الٹ دیا، اور بائیڈن کی غیر مؤثر قیادت کے باعث اب پوری دنیا تیسری عالمی جنگ کی طرف کھینچی جا رہی ہے۔

یہ نہ صرف اسلام کے حوالے سے اس کام کو پورا کرتا ہے جس کی نمائندگی کارٹر کی نااہلی اور اوباما کے اسلام کے فروغ سے ہوتی ہے، بلکہ اس جنگ کو شروع کرنے میں بوکانن کے کام کو بھی، جسے ایک ریپبلکن صدر کو ختم کرنا پڑا۔

جس طرح پہلے ریپبلکن صدر کے ساتھ ہوا تھا، اسی طرح 2020 کے انتخابات میں ٹرمپ کو عالمیت پسند اژدہا کی قوتوں نے سیاسی طور پر قتل کر دیا۔ جب اسے سڑک پر مردہ سمجھا جا رہا تھا، تو زمین کے درندے کے عالمیت پسند اور پوری دنیا کے عالمیت پسند جشن منانے لگے، جیسا کہ مکاشفہ باب گیارہ میں پیش گوئی کی گئی تھی۔

اور جب وہ اپنی گواہی ختم کر چکیں گے تو وہ درندہ جو اتہاہ گڑھے سے نکلتا ہے ان کے خلاف جنگ کرے گا، اور ان پر غالب آ کر انہیں قتل کر ڈالے گا۔ اور ان کی لاشیں اُس بڑے شہر کی گلی میں پڑی رہیں گی جو روحانی طور پر سدوم اور مصر کہلاتا ہے، جہاں ہمارے خداوند کو بھی مصلوب کیا گیا تھا۔ اور لوگ اور قبیلے اور زبانیں اور قومیں ساڑھے تین دن تک ان کی لاشیں دیکھیں گے اور ان کی لاشوں کو دفن ہونے نہ دیں گے۔ اور زمین پر بسنے والے ان پر خوشی منائیں گے اور خوش و خرم ہوں گے اور ایک دوسرے کو تحفے بھیجیں گے، کیونکہ ان دو نبیوں نے زمین کے رینے والوں کو عذاب دیا تھا۔ اور ساڑھے تین دن کے بعد خدا کی طرف سے حیات کی روح ان میں داخل ہوئی اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے؛ اور جنہوں نے انہیں دیکھا ان پر بڑا خوف چھا گیا۔ مکاشفہ 11:7-11.

ہم اب 2024 میں پہنچ چکے ہیں، جہاں ٹرمپ اپنے پاؤں پر کھڑا ہے، اور ڈریگن کی دنیا جو 6 جنوری، 2021 سے خوشیاں منا رہی تھی اور موج مستی کر رہی تھی، اب "شدید خوف" کا سامنا کر رہی ہے۔ مین اسٹریم میڈیا (MSM) گھبراہٹ میں مبتلا ہے۔ ان کے اپنے بیانیے ان کی تشویش عیاں کرنے لگے ہیں کہ، جیسا کہ پرانے راک اینڈ رول گیت میں کہا گیا ہے، "وہ تھکا ہارا بوڑھا آدمی جسے انہوں نے بادشاہ منتخب کیا ہے"، اس میں یہ صلاحیت نہیں کہ وہ ٹرمپ کے نمبروں کے اتنے قریب رہ سکے کہ ان کی ووٹنگ مشینیں بائیڈن کو سبقت دلا سکیں۔ مین اسٹریم میڈیا آج اتنا ہی پروپیگنڈا مشین ہے جتنا ہٹلر کے دور میں ریخ کی عوامی آگہی اور پروپیگنڈا کی وزارت تھی۔

اس حقیقت کو بارہا اس حد تک ثابت کیا گیا ہے کہ اس کے برعکس ہونے کا کوئی ریاضیاتی امکان باقی نہیں رہتا۔ جب بھی عالمیت پسندوں کا کوئی نیا نقطہ گفتگو معاشرے میں وسیع پیمانے پر متعارف کرایا جاتا ہے، بارہا دستاویزی طور پر یہ ثابت ہوا ہے کہ ابلاغ کے مختلف ذرائع، جو ڈریگن کی پروپیگنڈا مشین کے زیر انتظام ہیں، اس واقعے یا اُس مسئلے کو بیان کرتے وقت لفظ بہ لفظ ایک جیسی جملہ بندی استعمال کرتے ہیں۔

اگر آپ میں سے کوئی 'ٹیلی فون' کے نام سے مشہور اس پرانے زمانے کے بچوں کے کھیل سے واقف ہے، جسے کبھی کبھی 'چائنیز وسپرز' بھی کہا جاتا ہے، تو آپ جانتے ہیں کہ جب لوگ ایک دائرے میں بیٹھتے ہیں اور کھیل اس طرح چلتا ہے کہ پہلا شخص اپنے برابر والے کے کان میں سرگوشی کرتا ہے، اور پھر وہ سرگوشی پورے دائرے میں دہرائی جاتی ہے، تو شروع کی سرگوشی جو دائرے میں گھومتی رہتی ہے، لازماً بدل کر کچھ اور بن جاتی ہے جو پہلی سرگوشی کے مفہوم سے مختلف ہوتی ہے۔ پھر بھی مین اسٹریم میڈیا اپنے ماننے والوں سے توقع کرتا ہے کہ وہ یقین کریں کہ اس ملک میں اور دنیا بھر میں ہر صحافی کسی نہ کسی طرح کسی موضوع یا واقعے پر ڈریگن کے مؤقف کی وضاحت کرنے کے لیے ایک ہی الفاظ اور فقرے چنتا ہے۔ سینکڑوں نام نہاد صحافیوں نے اسی واقعے کو دیکھا اور نہ صرف ایک ہی نتیجے پر پہنچے بلکہ اس واقعے کو بیان کرنے کے لیے بالکل ایک جیسے الفاظ اور فقرے اختیار کیے۔

جس بات کو ہم اس وقت اٹھا رہے ہیں وہ عالمیت پسندوں کی پروپیگنڈا مشین پر حملہ نہیں ہے، بلکہ یہ محض اس روحانی جنگ کی ایک نبوی خصوصیت کی نشان دہی ہے جو اس وقت زمین پر جاری ہے۔ مسیح کے زمانے میں یہودیوں نے بالآخر علانیہ قیصر کو اپنا بادشاہ منتخب کیا، کیونکہ انہوں نے اپنے مسیحا کو رد کر دیا تھا۔ اسی متنازع دور میں سردار کاہن نے مسیح کے قتل کے لیے ایک دلیل پیش کی جو شیطانی تھی اور کمزور استدلال پر مبنی تھی، لیکن بیک وقت صحیح بھی تھی۔

اور ان میں سے ایک، جس کا نام کایافا تھا، جو اسی سال سردار کاہن تھا، ان سے کہا، تم بالکل کچھ نہیں جانتے، اور نہ یہ سمجھتے کہ ہمارے لئے یہی مصلحت ہے کہ ایک آدمی لوگوں کے لئے مر جائے اور ساری قوم ہلاک نہ ہو۔ اور اس نے یہ اپنی طرف سے نہ کہا بلکہ اس لئے کہ وہ اس سال سردار کاہن تھا، اس نے پیشگوئی کی کہ یسوع اس قوم کے لئے مرے گا؛ اور نہ صرف اس قوم کے لئے بلکہ اس لئے بھی کہ وہ خدا کی پراگندہ اولاد کو ایک میں جمع کرے۔ یوحنا 11:49-52.

کایافا مسیح پر حملہ کرنے کے لیے ایک منطق گھڑ رہا تھا، اور ایسا کرتے ہوئے وہ دراصل ایک درست پیش گوئی کر رہا تھا۔ وہ یہ نہیں مانتا تھا کہ مسیح کو بنی نوع انسان کے لیے قربانی بننا ضروری تھا، وہ محض انہیں قتل کرنا چاہتا تھا۔ اژدہا طاقت کا مین اسٹریم میڈیا اب ٹرمپ کے ساتھ اسی قسم کا کام کر رہا ہے۔ وہ عوام میں یہ خوف بٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اگر ٹرمپ دوبارہ منتخب ہو گیا تو وہ ایڈولف ہٹلر کی طرح ایک آمر بن جائے گا۔ ڈیموکریٹس وہ جماعت ہے جو غلامی کے حق میں ہے، اور نازی پارٹی کی خصوصیات رکھتی ہے، جن میں ایک عالمگیر، صرف جرمن نہیں، پروپیگنڈا مشین بھی شامل ہے، لیکن وہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ اگر ٹرمپ منتخب ہوا تو جمہوریت الٹ دی جائے گی اور ٹرمپ ایڈولف ہٹلر کی طرح ایک آمر ہوگا۔

بالکل یہی بات کلام خدا امریکہ کے آخری صدر کے بارے میں بیان کرتا ہے، اگرچہ مین اسٹریم میڈیا، اژدہا سے الہام یافتہ قیافہ کی طرح، یہ نہیں سمجھتا کہ ان کے بیانیے نبوتی ہیں اور واقعی پورے ہو کر رہیں گے۔

ہماری سرزمین خطرے میں ہے۔ وہ وقت قریب آ رہا ہے جب اس کے قانون ساز پروٹسٹنٹ ازم کے اصولوں سے اس حد تک دستبردار ہو جائیں گے کہ رومی ارتداد کی تائید کریں گے۔ وہ قوم جس کے لیے خدانے حیرت انگیز طور پر کام کیا، انہیں یہ قوت بخشی کہ وہ پاپائیت کے اذیت ناک جوئے کو اتار پھینکیں، وہ ایک قومی اقدام کے ذریعے روم کے فاسد ایمان کو قوت بخشیں گے، اور یوں اس جبر کو بیدار کر دیں گے جو بس ایک اشارے کا منتظر ہے کہ دوبارہ سفاکی اور استبداد میں بدل جائے۔ ہم پہلے ہی تیز قدموں سے اس زمانے کے قریب پہنچ رہے ہیں۔ روح نبوت، جلد 4، صفحہ 410۔

مجھے علم ہے کہ جب میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کے ڈیموکریٹس کے بگڑے ہوئے عناصر، اُن دعویدار ریپبلکنز کو جو دراصل عالمیت پسند ہیں، اور دنیا کے ترقی پسند عالمیت پسندوں کی نشاندہی کرتا ہوں تو قاری کو یہ گمان ہو سکتا ہے کہ مجھ میں ریپبلکن پارٹی یا ڈونلڈ ٹرمپ کے لیے کسی قسم کی سیاسی ہمدردی ہے۔ یہ حقیقت سے کوسوں دور ہے؛ آخری صدر ایک آمر بننے والا ہے، جیسا کہ مین اسٹریم میڈیا پیش گوئی کر رہا ہے، اگرچہ جس بات کی وہ حقیقتاً پیش گوئی کر رہے ہیں اس کے بارے میں انہیں اتنا ہی کم علم ہے جتنا قیافہ کو تھا۔ ہم محض اُن نبوی حرکیات کی شناخت کر رہے ہیں جو 'انسانی واقعات کے پیچیدہ باہمی تعامل' سے وابستہ ہیں، جن کی نمائندگی حزقی ایل کے 'پہلے کے اندر پہلے' سے ہوتی ہے۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔